RBGD No. L. 5254

194

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

خطبہ نمبر ۱۳

یوم جمعہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱

۲۵ شعبان سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۵/۳۹ | یکم احسان ۱۳۳۰ ہش یکم جون سنہ ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۲۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ مئی - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو بخار اور کمزوری ابھی ہے۔ مگر پہلے سے صحت اچھی ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

نئی دہلی ۳۱ مئی - آج ہندوستانی پارلیمنٹ نے پنڈت نہرو کے آزادی تقریر پر پابندیاں لگانے کے بل پر غور کرنے کی تحریک منظور کرلی۔ لیکن دوران بحث میں ایک کانگرسی رکن مسٹر دیش بندھو گپتا نے کہا۔ حکومت کے طریق کار سے عوام میں اضطراب دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اور وہ اب ان جرائد و رسائل کو زیادہ شوق سے پڑھتے ہیں، جن میں حکومت کو کھلم کھلا گالیاں دی

سرحد اسمبلی کی نشستیں بڑھا کر ۸۵ کر دی گئیں۔ مہاجرین کیلئے علیحدہ نمائندگی نہیں ہوگی۔

پشاور ۳۱ مئی، سرحد میں انتخابی حلقوں کو از سر نو ترتیب دینے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی اس نے اپنی ابتدائی رپورٹ شائع کر دی ہے۔ کمیٹی نے ہر چالیس ہزار افراد کی نمائندگی کے لئے ایک نشست مقرر کی ہے۔ اور انتخابات میں ہر بالغ کو حق رائے دہی کی سفارش کی ہے۔ کمیٹی نے پشاور کے لئے ۲۳ ہزار کے لئے ۲۱ مردان کے لئے ۱۵ کوہاٹ کے لئے ۸ بنوں کے لئے ۸ اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کے ضلع کے لئے ۷ حلقوں کی سفارش کی ہے۔ اس طرح کل نشستیں ۸۲ بنتی ہیں۔ ایوان میں کل نشستیں ۸۵ ہونگی۔ جن میں سے ۲ مسلم خواتین کے لئے اور ایک اقلیتوں کے لئے مخصوص کی گئی ہے۔ لیکن مہاجرین کی نمائندگی کے لئے کوئی علیحدہ نشست مقرر نہیں کی گئی۔ کمیٹی نے یہ بھی سفارش کی ہے کہ ریاست امب کے جو علاقے حکومت سرحد کے نظم و نسق کی نگرانی میں ہیں ان کو بھی نمائندگی دی جائے۔ اس رپورٹ کو اب عوام کے اعتراضات اور تجاویز پر غور کرنے کے بعد آخری شکل دی جائے گی۔

کہا جاتا ہے کہ کمیٹی نے قبائلی تعلقات اور خاندانی رشتوں کو بالائے طاق رکھ کر خالص اخوت اور مساوات اسلامی کی بنیادوں پر حلقے ترتیب دیئے ہیں

پاکستان کا بالائی مہمند قبائل سے اسلامی سلوک

پشاور ۳۱ مئی - آج سرحد کے گورنر نے بالائی مہمند کے دو قبیلوں اتمار خیل اور دودہ خیل کے قبیلوں کی اس درخواست کی منظوری کا اعلان کیا کہ ہمیں بھی وہ معاشی سہولتیں دی جائیں جو ڈیورنڈ لائن سے مشرق میں بسنے والے قبائل کو دی جاتی ہیں۔ آپ نے ان قبائل کے جرگے کے روبرو ان کے خدمت پاکستان کے جذبے کو سراہا اور بتایا کہ پاکستان اپنے افغانی بھائیوں کی معاشی حالت کو بہتر بنانے کے لئے ہر ممکن مدد دینے کے لئے تیار ہے۔ آپ نے اس امید کا اظہار بھی کیا کہ افغانستان میں جلد ہی ایک جمہوری حکومت قائم ہو جائے گی۔ اور افغان بھائیوں کے ۲۳ سالہ مصائب کم ہو جائیں گے۔

پاک ہند تجارت بڑھ رہی ہے

نئی دہلی ۳۱ مئی آج ہندوستانی پارلیمنٹ میں وزیر تجارت مسٹر ہری کرشن مہتاب نے بتایا کہ دونوں ملکوں میں تجارتی معاہدے کے بعد عوام کی توقعات کے مطابق تجارت بڑھ رہی ہے۔ اس سلسلے میں ہندوستان نے پاکستان کی نسبت ۴۰ لاکھ کا مال زیادہ درآمد کیا ہے۔

آزاد ٹریڈ یونینوں کی علاقائی کانفرنس ختم

کراچی ۳۱ مئی - آزاد ٹریڈ یونینوں کی کنفیڈریشن کی جو علاقائی ایشیائی کانفرنس یہاں ہو رہی تھی آج ختم ہو گئی۔ اختتامی اجلاس میں کنفیڈریشن نے ایک قرارداد کے ذریعے ایشیائی حکومتوں سے سفارش کی۔ کہ وہ اپنے اپنے ملکوں میں ٹریڈ یونینوں کی حوصلہ افزائی کریں۔ ایک اور قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ حکومتوں اور مالکوں کو یہ اصول مان لینا چاہیئے کہ منافع میں مزدوروں اور مالکوں دونوں کا حصہ ہے حکومتوں کو مزدوروں کے جھگڑے طے نہ ہونے کی صورت میں سٹرائک کرنے کا بھی حق ملنا چاہیئے

لاہور ۳۱ مئی - آج وزیر ترقیات پنجاب آنریبل سید علی حسن گردیزی نے بتایا کہ مزدوروں کے مسائل کو حل کرنے کے لئے حکومت جلد ایک ادارہ قائم کر رہی ہے۔

دو برطانوی نامہ نگاروں کو نکالنے پر احتجاج

طہران ۳۱ مئی - آج ایران میں برطانوی سفیر نے ایران کے وزیر خارجہ سے ایک احتجاجی ملاقات کی یہ احتجاجی ملاقات اس حکم کے متعلق کی گئی۔ جس کی رو سے کل دو برطانوی نامہ نگاروں کو فوراً ایران چھوڑ دینے کے لئے مجبور کیا گیا۔ ان پر الزام یہ تھا کہ یہ اپنے اخباروں کو ایران کے خلاف تحقیر آمیز خبریں بھیجتے تھے۔ یہ حکم حفاظتی محکمے کے حکام نے دیا تھا

عرب ممالک کے اجتماعی تحفظ کا معاہدہ

شامی پارلیمنٹ نے توثیق کر دی

دمشق ۳۱ مئی رات شامی پارلیمنٹ نے عرب ممالک کے اجتماعی تحفظ کے اس معاہدے کی توثیق کر دی جس پر گذشتہ جون میں قاہرہ میں سوائے شرق اردن کے تمام عرب ملکوں نے دستخط کئے تھے۔ رات شامی وزیر اعظم نے پارلیمنٹ کو یہ بھی بتایا کہ ایک عرب ملک نے شام کو ہوائی حملوں کے منہ توڑ جواب کے لئے فوجی مدد کی پیشکش کی ہے۔ آپ نے نام کا انکشاف نہیں کیا۔

فرید پور کے مصیبت زدگان کی امداد کیجئے

لاہور ۳۱ مئی - جناح عوامی مسلم لیگ کے صدر مسٹر حسین شہید سہروردی نے مغربی پاکستان کے عوام سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ فرید پور کے طوفان زدہ لوگوں کی مدد کے لئے فراخدلی سے حصہ لیں۔ اسی طرح ایک اپیل کراچی سٹوڈنٹس فیڈریشن نے پاکستان کے لوگوں سے کی ہے۔

شامی سرحد پر اسرائیلی حملہ

دمشق ۳۱ مئی - آج شامی حکومت کے ایک اعلان کے مطابق شام کے سرحد پر ایک اسرائیلی لڑاکا جہاز نے پھر گولیاں چلائیں۔ جن سے ایک شامی ہواباز مرگیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے۔ اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے"

(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

ملکیت کے موجودہ منصوبے میں رد و بدل محال ہے

طہران ۳۱ مئی - آج ایرانی پارلیمنٹ کے غیر رسمی اجلاس میں وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق نے کہا کہ تیل کو قومی ملکیت میں لینے کی پالیسی میں رد و بدل صرف نمائندے ہی کر سکتے ہیں۔ آپ نے اپنی امریکی اور برطانوی سفیروں سے ملاقات کی تفصیلات بھی بتائیں خیال ہے کہ آپ نے صاف کہہ دیا ہے کہ ملکیت کے موجودہ منصوبے میں کوئی رد و بدل ممکن نہیں۔

سرکاری اطلاعات

لاہور ——— ۳۱ مئی

- حکومت پنجاب نے صنعت کاروں کی امداد کے لئے امسال ۱۵ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ استفادہ کرنے والے احباب ۳۱ جولائی تک درخواستیں مجوزہ فارموں پر ڈائریکٹر محکمہ صنعت کے پاس بھیج دیں قرضہ غیر منقولہ جائداد کی ضمانت پر جو قرضے کی مالیت سے دوگنی ہوگی دیا جائے گا۔ اور چھ سالانہ اقساط میں سوا چار فیصدی سالانہ سود کے واجب الادا ہوگا۔
- ۷ جون سنہ ۱۹۵۱ء کو رحیم دن شاہ معظم ۲۹ جون کو جمعۃ الوداع اور ۳۰ جون کو بنک ہالی ڈے کی وجہ سے ڈپٹی کمشنر لاہور کا دفتر اور دیگر ماتحت عدالتیں و دفاتر بند رہیں گے۔
- آج وزیر تعلیم پنجاب آنریبل سردار عبد الحمید دستی نے اوقاف بل پر غور کرنے والی کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کی آپ کل بذریعہ پاکستان میل کراچی جائیں گے جہاں مرکزی حکومت سے رفاہ عامہ اور تعلیم سے متعلقہ سکیموں پر مذاکرات کریں گے۔
- آج شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی کی قیادت میں طبی کانفرنس کے ایک وفد نے وزیر صحت پنجاب سے ملاقات کی اور اس بات پر زور دیا۔ کہ حکومت یونانی طریق علاج کو تسلیم کرکے اس کی سرپرستی کرے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ "الفضل" لاہور
مورخہ یکم جون ۱۹۵۱ء

حقوق

سیاسی ملّا کی یہ خصوصیت رہی ہے۔ کہ وہ قرآن کریم کی آیات کے صاف اور سیدھے معنی سے ہمیشہ گریز کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ مثلاً قرآن کریم کی آیت ہے۔

لا اکراہ فی الدین۔ قد تبین الرشد من الغی۔

اب اس کے صاف اور سیدھے معنی ہیں کہ دین میں کوئی جبر نہیں۔ کیونکہ ہدایت گمراہی سے ممیز ہو چکی ہے۔ قرآن کریم نے صاف صاف بتا دیا ہے۔ کہ یہ راستہ ہدایت کا ہے۔ اور یہ راستہ گمراہی کا۔ چونکہ یہ تمیز کھلی کھلی کر دی گئی ہے۔ اب جس کا جی چاہے یہ راستہ اختیار کرے۔ اور جس کا جی چاہے وہ پھر اس آیت پر موقوف نہیں ہے۔ اس معنی کی تائید میں قرآن کریم میں اور بھی کئی آیات آئی ہیں جیسا کہ

من شاء فلیو من ومن شاء فلیکفر

یعنی جو چاہے ایمان لائے۔ اور جو چاہے انکار کردے۔ یا جیسا کہ

لکم دینکم ولی دین

تمہارے لئے تمہارا دین میرے لئے میرا دین۔

کتنی صاف بات ہے۔ مگر سیاسی ملّا ہر زمانہ میں ان آیات کی عجیب عجیب تاویلیں کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ اور جب دیکھا کہ ہر تاویل پر اعتراض آتا ہے۔ تو جھنجھلا کر کہہ دیا کہ اچھا جاؤ یہ آیات آیت السیف سے منسوخ ہو چکی ہیں۔

آیہ لا اکراہ کی جو عجیب عجیب تاویلیں کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ جب رشد غی سے ممیز ہو چکی۔ تو اب ہر ایک کو لازم ہے کہ وہ اسلام کو قبول کرے۔ اس لئے ملّاؤں کو اختیار ہے۔ کہ تلوار سے اسلام منوائیں۔ کیونکہ دین کے بارہ میں اکراہ اکراہ ہی نہیں۔ تلوار سے اسلام منوانا اکراہ کے شمار میں آتا ہی نہیں۔

ایک اور تاویل یہ کی۔ کہ تلوار کے خوف سے کافر کو مسلمان تو نہیں بنایا جا سکتا۔ البتہ جو ایک دفعہ مسلمان ہو جائے۔ اس کو روکنے کے لئے تلوار استعمال ہو گی۔

اسی طرح ان مولوی صاحبان نے اور بھی کئی تاویلیں کی ہیں۔ جن کو طول کے خوف سے ہم چھوڑتے ہیں۔ لیکن اس زمانے کے ایک سیاسی ملّا نے جو اپنے مذاق کے مطابق تاویل فرمائی ہے۔ وہ عرض کئے دیتے ہیں یہ تاویل مودودی صاحب نے کی ہے آپ فرماتے ہیں۔ کہ اس آیت کا اطلاق انفرادی ہے۔ یعنی کسی کافر فرد کو آپ تلوار کا خوف دے کر مسلمان نہیں کر سکتے لیکن اجتماعی لحاظ سے یہ آیت چسپاں نہیں ہوتی۔ ایک کافر قوم میں آپ بڑی خوشی سے تلوار کے ذریعہ غلبہ رانی کر سکتے ہیں۔ کافر قوم سے اقتدار چھیننے کے لئے آپ جس قدر فی سبیل اللہ خونریزی کر لیں جائز ہے۔

مرگ انبوہ جشنے دارد

مثلاً ایک کافر حکومت ہے۔ اس کی ہمسایہ اسلامی حکومت کے پاس اس سے زیادہ مادی طاقت مجتمع ہو گئی ہے۔ اور اس کو یقین ہے کہ اگر وہ کافر حکومت پر حملہ کریگی۔ تو فتح پائیگی۔ تو ایسی صورت میں اسلامی حکومت کا فرض ہے۔ کہ کافر حکومت پر بلاوجہ حملہ کر کے اس کا اقتدار چھین لے اور اسلامی حکومت قائم کر دے۔

الغرض ان سیاسی ملّاؤں کو اللہ تعالےٰ نے عجیب و غریب ذہنیت عطا کی ہے۔ اس عجیب و غریب ذہنیت کا ایک اور کرشمہ ملاحظہ فرمایئے۔ جناب امین احسن اصلاحی جو مودودی صاحب کے شاگرد رشید ہیں۔ آج کل چونکہ اقامت دین کی انتخابی مہم سے فارغ ہیں آپ نے درس قرآن و حدیث کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ درس میں سوال و جواب بھی ہو جاتے ہیں چنانچہ کوثر کی اشاعت یکم جون ۱۹۵۱ء میں آپ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں :۔

"اصل میں مسلمانوں کے رویہ نے غیر مسلموں کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کر دیئے ہیں۔ ان کو صحیح طور پر معلوم نہیں کہ اسلام نے ان کے لئے کیا مراعات رکھی ہیں۔ باقی رہا جمہوری ریاستوں میں مخالف عناصر کے حقوق کی حفاظت کا سوال تو یہ سراسر ایک فریب ہے۔ اسلام سے زیادہ کوئی نظام کسی دوسرے کے حقوق نہیں دیتا۔ جمہوری نظام میں اقلیتوں کو جس طرح رسوا کیا جاتا ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ یہ لوگ کاغذ پر تو بے شمار حقوق گنوا دیتے ہیں۔ لیکن عمل اس کے بالکل برعکس ہوتا ہے ....

واقعہ یہ ہے کہ اسلام سب ادیان سے زیادہ مراعات دیتا ہے جو ایک خاص دائرہ تک محدود ہیں۔ اس دائرے کے باہر یہ حقوق ختم کر دیئے جاتے ہیں۔"

(سہ روزہ "کوثر" لاہور یکم جون ۱۹۵۱ء)

اس کو بار بار پڑھیئے اور غور فرمایئے۔ کہ مولوی صاحب کیا فرما رہے ہیں۔ آپ کا دعویٰ یہ ہے۔ کہ اسلام سب ادیان سے زیادہ مراعات دیتا ہے۔ اسی ضمن میں آپ فرماتے ہیں

(۱) جمہوری نظام میں کاغذ پر تو بے شمار حقوق گنوا دیتے ہیں۔ لیکن عمل اس کے بالکل برعکس کرتے ہیں۔

(۲) (الف) اصل میں مسلمانوں کے رویہ نے غیر مسلموں کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کر دیئے ہیں۔

(ب) واقعہ یہ ہے۔ کہ اسلام سب ادیان سے زیادہ مراعات دیتا ہے۔ جو ایک خاص دائرہ تک محدود ہیں۔ اس دائرے کے باہر یہ حقوق ختم کر دیئے جاتے ہیں۔

اب ذرا سوچیئے۔ اگر مسلمانوں کے غلط رویہ اور جمہوری نظاموں کے حامیوں کے غلط رویہ کو برابر سمجھا جائے۔ تو باقی جو رہ جائے گا۔ وہ یہ ہو گا۔

(۱) جمہوری نظاموں والے بے شمار حقوق دیتے ہیں۔

(۲) اسلام کی مراعات ایک خاص دائرے تک محدود ہیں۔ اسی دائرے کے باہر حقوق ختم ہو جاتے ہیں۔

ہم یہ مولویانہ منطق نہیں سمجھ سکے۔ کہ بے شمار حقوق کے مقابلہ میں محدود دائرہ رکھنے والے حقوق کیوں سب سے زیادہ ہو جاتے ہیں۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ جیسا کہ کہا جائے۔ کہ بیس کا عدد سو کے عدد سے بڑا ہوتا ہے۔

فرض کیجیئے الف آپ سے ۲۰ روپیہ دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ اور ب -/۱۰۰ روپیہ دینے کا۔ مگر الف اور ب دونوں وعدہ پورا نہیں کرتے۔ تو مولوی امین احسن اصلاحی کہیں گے۔ کہ ۲۰ روپیہ کا وعدہ ۱۰۰ روپیہ کے وعدہ سے بڑا ہے۔ مولوی صاحب کے نزدیک دو سیر گندم دس سیر گندم سے اور دو مرلے زمین دس مرلے زمین سے زیادہ ہوتی ہے۔

بات دراصل وہی ہے۔ کہ ان لوگوں کو اللہ تعالےٰ کا مقرر کردہ اصول لا اکراہ فی الدین پسند نہیں آیا۔ اس لئے ہر بہانے سے اس کو ٹالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں ساری دنیا ہم پر غائبانہ ایمان رکھتی ہے۔ جو بھی معنی ہم کریں۔ اندھا دھند مان لئے جائیں۔ اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔ مولوی صاحب کے نزدیک اسلامی حکومت میں کوئی غیر مسلم اپنے دین کی آزادانہ تبلیغ نہیں کر سکتا۔ مگر جمہوری نظام میں ہر کوئی اپنے دین کی تبلیغ کر سکتا ہے۔ اب اگر کوئی اسلامی کہلانے والی حکومت غیر مسلموں کو بھی تبلیغ کی اجازت دیدے۔ تو مولوی صاحب کے اسلام کے مطابق اس کا یہ رویہ غلط ہو گا۔ صحیح رویہ جب ہو گا کہ وہ اجازت نہ دے۔ اس لئے ثابت ہوا کہ اسلام دوسرے ادیان سے بہت زیادہ مراعات دیتا ہے۔ یا مولوی صاحب کے اسلام کے مطابق کوئی شخص اسلام قبول کر کے چھوڑ نہیں سکتا۔ اس کو فوراً قتل کیا جائیگا۔ مگر جمہوری نظام میں جو دین چاہے انسان اختیار کر سکتا ہے۔ اس لئے مولوی صاحب کی منطق کے مطابق اسلام جمہوری نظام سے زیادہ مراعات دیتا ہے۔

یہ حال ہے جو ان مولوی صاحبان نے اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسلام کا کر رکھا ہے۔ ساری دنیا کہے کہ دودھ سفید ہوتا ہے۔ مگر یہ کہے جائینگے۔ "نہیں صاحب دودھ تو سیاہ ہوتا ہے۔"

ظاہر ہے کہ تربت میں نہ لجائیں گے نکیرین
ہاں منہ سے ذرا بادۂ دوشینہ کی بو آئے

ان لوگوں کے خیال میں فی سبیل اللہ کا لیبل لگا دینے سے ہر ظالمانہ فعل کو اسلامی بنایا جا سکتا ہے۔ اس میں تو شاید مبالغہ نظر آئے۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ وہ اسلام جس نے سب سے پہلے مادی دنیا میں ببانگ دہل یہ اعلان کیا تھا۔ کہ

لا اکراہ فی الدین

جس سے متاثر ہو کر یورپ میں سیکولر حکومت کا نامکمل اصول بنایا گیا۔ آج ان مولویوں کی طفیل وہی اسلام وحشیوں اور مذہبی دیوانوں کا دین کہلاتا ہے۔

اسی ایک غلط فہمی کی وجہ سے آج تمام دنیا مسلمانوں اور اسلام کا نام و نشان مٹانے پر تلی ہوئی ہے اور یہ غلط فہمی ان سیاسی ملاؤں نے ڈالی ہے۔ جن کی خونخوار طبیعتیں لا اکراہ فی الدین کا الٰہی اصول قبول کرنے کے لئے کسی طرح تیار نہیں ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ یہ اور اس قسم کی آیات قرآن کریم میں نہ ہوتیں تو اچھا تھا۔ اس لئے جب تاویلوں سے کام نہ چلا تو ان کو منسوخ قرار دے دیا۔

چونکہ مسیح موعود علیہ السلام نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ قرآن کریم کا ایک شوشہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔ تو ان ملاؤں کو اب یہ جرأت تو نہیں ہے۔ کہ قرآن کریم کی کسی آیت کو منسوخ کہیں پھر نئی نئی تاویلیں شروع کر دی ہیں۔ اور ایسی ایسی مضحکہ خیز باتیں کرنے لگے ہیں۔ جیسا کہ امین احسن اصلاحی صاحب کی ایک مثال اوپر دی گئی ہے۔

لطف یہ ہے کہ اپنی ان مضحکہ خیز تاویلوں کے جواز میں لادینی نظاموں کی مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اشتراکیت کہاں تبلیغ کی اجازت دیتی ہے۔ فاشزم کہاں دیتا ہے۔ کوئی ان بھلے لوگوں سے پوچھے کہ اگر اشتراکیت اور فاشزم کا ہی تقلید کرنی تھی۔ تو رحمٰن و رحیم خدا تعالیٰ کو رحمۃ للعالمین رسول مبعوث اور رحمۃ للعالمین کتاب نازل کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

واقعی اسلام نے جو مراعات اور حقوق دیئے ہیں۔ وہ جمہوری سے جمہوری حکومت بھی اب تک نہیں دے سکی۔ مگر وہ اسلام قرآن کریم اور سنت رسول اللہؐ کا اسلام ہے نہ کہ مودودی صاحب کا خود ساختہ اسلام۔

پاکستان قرآن و سنت کے اسلام کے لئے حاصل کیا گیا ہے۔ مودودی صاحب ایسے سیاسی ملاؤں کے اشتراکی یا فاشی اسلام کے لئے حاصل نہیں کیا گیا۔ مودودی صاحب کے خود ساختہ اسلام سے وہ جمہوری نظام قرآن کریم کے اصول لا اکراہ فی الدین کے حامل ہیں۔ بدرجہا بہتر ہیں۔ کیونکہ یہ کم از کم ایسی ذہنیتوں کی پیداوار نہیں ہیں۔ جن کے نزدیک -/۲۰ روپیہ -/۱۰۰ روپیہ سے زیادہ ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز جلد یا بدیر پاکستان میں ہی نہیں بلکہ تمام دنیا پر قرآن کریم اور سنت اللہؐ کے مطابق اسلامی حکومت قائم ہو گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت اسکو اسلامی پر امن طریقوں سے لانے کے لئے ہی کھڑی ہوئی ہے

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

خطبۂ نکاح

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۲ مئی ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

۲۲ مئی ۱۹۵۱ء حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بعض درویشان قادیان کے نکاحوں کا اعلان کرتے ہوئے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔

آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
چونکہ قادیان کے ملنے میں دیر ہو رہی ہے۔ اور قادیان ہمارا مقدس مقام ہے۔ جس کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ ہماری جماعت کا ایک حصہ وہاں رہے۔ اور مقدس مقامات اور شعائر اللہ کی حفاظت کرے۔ مگر چونکہ نوجوانوں کے لئے ایک لمبے عرصہ تک شادی کے بغیر رہنا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے میں نے یہ تجویز کی کہ جس طرح بھی ہو وہاں کے رہنے والے قادیان سے باہر شادیاں کر لیں۔ تا کہ ان کو

اطمینان اور سکون

حاصل ہو۔ عربوں میں تو غیر ملکی لوگوں سے اپنی لڑکیاں بیاہنے کا اتنا رواج ہے کہ باوجود اس کے کہ تیرہ سو سال گزر چکے ہیں۔ اور ہزاروں خرابیاں ان میں پیدا ہو چکی ہیں۔ پھر بھی ان کی یہ شان اب تک باقی ہے۔ کہ خواہ کسی ملک کا باشندہ ان کے ہاں چلا جائے وہ اس کے ساتھ اپنی لڑکی کو بیاہ دینے میں قطعی طور پر کسی قسم کی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔ چنانچہ اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ آج حبشیوں کے ہاں عرب لڑکیاں موجود ہیں۔ ہندوستانی مسلمانوں کے ہاں عرب لڑکیاں موجود ہیں۔ چینیوں کے ہاں عرب لڑکیاں موجود ہیں۔ یورپین مسلمانوں کے ہاں عرب لڑکیاں موجود ہیں۔ غرض اسلامی اخوت کی یہ بنیادی چیز ایسی ہے۔ جسے اہل عرب نے اب تک قائم رکھا ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزوں میں سے ایک بہت بڑا معجزہ ہے۔ مگر افسوس ہے کہ باقی مسلمانوں نے اس کی اتباع ترک کر دی ہے اور وہ غیر ملکی تو الگ رہے غیر قوم بلکہ غیر ضلع والوں کے ساتھ بھی اپنی لڑکیوں کے بیاہنے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں۔ بلکہ آجکل کے مسلمانوں کی تو یہ حالت ہے۔ کہ گزشتہ دنوں مسٹر کنزے اور مسٹر رشید احمد امریکن کی ہم نے یہاں شادی کی = دونوں غیر ملکی ہیں اور تنگ گزارہ کرنے والے ہیں۔ ان کے ساتھ اپنی لڑکیوں کو بیاہنے والوں نے یقیناً

ایک رنگ میں قربانی

سے کام لیا ہے۔ گو یہ قومی قربانی نہیں۔ صرف فردی قربانی ہے۔ مگر ان شادیوں پر بھی غیر احمدیوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ لو جی اب غیر ملکیوں کو اپنی لڑکیاں دی جا رہی ہیں۔ اب یہ باہر جائینگے اور عیاشی کریں گے۔ گویا بجائے اس کے کہ وہ اسلامی روح کا مظاہرہ کرتے۔ وہ حقیقی اسلامی روح کے مظاہرہ پر معترض ہو گئے۔ حالانکہ یہ چیز مذہبی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ بہرحال جب میں نے یہ تحریک کی کہ ہندوستان کے دوسرے صوبوں کے احمدی قادیان کے درویشوں کو اپنی لڑکیاں دیں۔ تو اس پر بارہ چودہ شادیاں ہو گئیں اور اب آہستہ آہستہ اور شادیاں بھی ہو رہی ہیں اور یہ یقینی بات ہے کہ شادی کے بعد انہیں ایک قسم کا سکون حاصل ہو جائے گا۔ اور ایک تنگ جگہ میں رہنے کی وجہ سے ان کے دلوں میں پہلی سی بے تابی نہیں رہے گی۔ میاں بیوی کا رشتہ خدا تعالیٰ نے ایسا بنایا ہے کہ بغیر اس کے انسان زیادہ دیر تک آرام سے زندگی بسر نہیں کر سکتا لیکن جب بیوی بچے ساتھ ہوں تو پھر سالہا سال بھی انسان تکالیف کو زیادہ محسوس نہیں کرتا

ہمارے ملک کے تاجر

باہر جاتے ہیں تو بعض دفعہ پندرہ پندرہ بیس بیس سال تک باہر رہتے ہیں۔ جالندھر کے راول جاتے ہیں تو دس دس پندرہ سال باہر رہتے ہیں۔ اسی طرح پھیری کا کام کرنے والے تاجر سالہا سال باہر رہتے ہیں۔ اور وہ گھبراتے نہیں۔ کیونکہ ان کی قوم کو اس بات کی عادت ہو گئی ہے۔ دوسرے لوگوں کو یہ عادت نہیں۔ اس لئے وہ بغیر شادی کے رہنے سے گھبراتے ہیں۔ اگر ان کی شادیاں ہو جائیں اور بیویاں ساتھ ہوں تو تکلیف دہ حالات کو بھی خوشی سے برداشت کرنے لگتے ہیں۔ اور ان کے ماں باپ بھی خوش رہتے ہیں۔ کیونکہ انہیں خبریں آتی رہتی ہیں۔ کہ اب ان کا فلاں پوتا پیدا ہوا ہے۔ اب فلاں پوتی پیدا ہوئی ہے۔ وہ دور بیٹھے اس خیال سے خوش رہتے ہیں کہ ہماری نسل چل رہی ہے۔ پھر اس سے نہ صرف قلبی اطمینان حاصل ہوتا ہے بلکہ یہ احساس بھی مٹ جاتا ہے کہ میں کسی جگہ قیدی بن کر رہ گیا ہوں۔ ایک جگہ بیٹھا ہوا انسان بعض دفعہ گھبرا جاتا ہے۔ لیکن شادیوں کا یہ فائدہ ہے کہ اگر کوئی شخص گھبرائے۔ اور اس کی شادی مثلاً میرٹھ یا شاہجہان پور یا دلی میں ہو چکی ہو۔ تو وہ مہینہ بھر کے لئے اپنے سسرال چلا جائے گی اور اس طرح اپنی گھبراہٹ کو دور کر سکے گا۔ غرض ایک طرف وہ یہ سمجھے گا۔ کہ میں قیدی نہیں۔ اور دوسری طرف اس کے ماں باپ کو گو اس کی جدائی کا احساس ہو گا۔ مگر اس خیال سے کہ ہمارے لڑکے کا گھر آباد ہے۔ ان کا صدمہ نسبتاً کم ہو جائے گا۔

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۱۹۵۱ء

ہمارا اگلا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالےٰ ماہ اکتوبر میں ہو گا۔ خدام الاحمدیہ کی مجلس شوریٰ بھی انہیں ایام میں منعقد ہوتی ہے۔ جس میں حسب دستور آئندہ سال کا بجٹ آمد و خرچ پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن ایسا تبھی ہو سکتا ہے کہ تمام مجالس کی طرف سے بجٹ تیار ہو کر اجتماع سے قبل ہمیں مل جائے۔ اس غرض کے لئے فارم بجٹ سال ۵۲-۱۹۵۳ء برائے تشخیص آمد مجالس کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ جملہ مجالس سے درخواست ہے کہ انہیں صحیح طور پر پر کر کے ۳۱ جولائی ۱۹۵۱ء تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ تا وقت پر بجٹ تیار کیا جا سکے۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایک نہایت ضروری اعلان

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ جن میں اکثر احباب زمیندار پیشہ سے تعلق رکھتے ہیں ان کے سیکرٹریان مال کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ وہ اس پندرہ روزہ میں اپنی اپنی جماعت کے تمام زمیندار احباب سے فصل ربیع کا چندہ معہ سابقہ بقایا کے وصول کر لیں۔ اس مطلب کے لئے ان کے لئے لازم ہو گا۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے ہر فرد کے پاس بار بار جائیں۔ تا کہ ان سے مقررہ چندہ وصول کر لیں۔ ایسی جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان بھی اس سلسلہ میں خاص توجہ فرمائیں۔ اور سو فیصدی چندہ کی وصولی کی رپورٹ خاکسار کے پاس ۱۵ جون ۱۹۵۱ء بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

نمبر ۱۔ گگی نمبر ۲۔ چک ۹۷ ج ب۔ چک ۹۴ ج ب نمبر ۳۔ بستی وریام۔ نمبر ۴۔ حسو دلیل درود د سلطان نمبر ۵ پکا تحصیل چنیوٹ نمبر ۶ ڈاور نمبر ۷ لالیاں نمبر ۸ شورکوٹ

(چوہدری عبدالغنی بی۔ اے امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے لئے صدقہ و دعا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے جماعت احمدیہ گھیانہ نے بعد نماز عصر بروز اتوار مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۵۱ء ۲ عدد بکرے ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کئے۔ اس کے علاوہ ایک غریب دوست کی پوشاک کے لئے مالی امداد کی اور تمام احباب نے ملکر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کی۔ اللہ تعالےٰ ہماری اس قربانی کو قبول فرمائے۔ اور اس اولوالعزم خلیفہ کے مبارک وجود کو ہمارے سروں پر تا دیر قائم رکھے۔ (امیر جماعت احمدیہ گھیانہ)

انہدام مسجد سمندری کے متعلق جماعت ہائے احمدیہ کا اظہار غم و غصہ

مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۵۱ء کو زیر صدارت مولوی عبدالمجید صاحب جملہ مبلغین پاکستان کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

۱۔ جملہ مبلغین جماعت احمدیہ پاکستان احرار کی اس شرمناک حرکت پر سخت احتجاج کرتے ہیں۔ جو انہوں نے خدا اور اس کے رسول کا احترام نہ کرتے ہوئے سمندری ضلع لائل پور میں جلا کر کی ہے۔

۲۔ ہم حکومت پاکستان سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ مساجد کی بے حرمتی کرنے والوں کو عبرتناک سزا دے۔ تا کہ آئندہ کسی کو ایسی ناپاک حرکت کی جرأت نہ ہو۔

۳۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ایسے شر پسند اور فتنہ پرداز عناصر کو جو امن عامہ کو برباد کرنے کا باعث بنے ہوئے ہیں اتنی ڈھیل نہ دے کہ جس سے اس کی دوسری رعایا کا امن خطرہ میں ہو

۴۔ ہر باغیرت مسلمان کا فرض ہے کہ وہ ایسے فعل شنیع کی پرزور مذمت کرے

حمید احمد سیکرٹری امور عامہ ہنڈیوالی۔ سرگودھا

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام مسیح موعودؑ)

امریکہ کے طول و عرض میں اسلام کا پیغام
اٹھارہ نومبایعین کا قبول احمدیت

جلسے۔ لٹریچر۔ لائبریریوں میں اسلامی کتب۔ لیکچرز۔ مباحث۔ دورے

(سہ ماہی رپورٹ امریکہ مشن بابت فروری تا اپریل ۱۹۵۱ء)

(از مکرم خلیل احمدؐ صاحب ناصر مبلغ اسلام مقیم واشنگٹن)

(۴)

حلقہ نیویارک

اس حلقہ کے انچارج برادرم چودھری غلام یٰسین صاحب ہیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

حلقہ نیویارک یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ کے شمال مشرقی علاقہ کی احمدی جماعتوں پر مشتمل ہے۔ اور اس حلقہ کا مرکز نیویارک شہر ہے۔ یہ حلقہ تین سال ہوئے بنایا گیا تھا۔ اور اب بفضلہ تعالےٰ تعداد اور دوسری قربانیوں و اخلاص میں دوسرے حلقوں کے دوش بدوش ہے۔ حلقہ کے مبلغ کو اجتماعی ملکی امور کے لئے حلقہ سے باہر دوسرے مقامات پر بھی بعض دفعہ جانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ اس سہ ماہی (فروری مارچ۔ اپریل) میں نیویارک حلقہ کے علاوہ دو دفعہ پٹس برگ۔ تین ہفتے کلیولینڈ۔ دو دفعہ واشنگٹن۔ اکرن۔ ولیمز برگ مقامات پر جانے کا موقعہ ملا۔ نیویارک شہر کے چار Boroughs جو اپنی ذات میں بڑے بڑے شہر ہیں۔ اور قریب کے قصبات کرلیبٹ وڈ۔ ٹکاہو اور پرنسٹن بھی جانا ہوا۔ تمام مقامات پر متعلقہ فرائض انجام دینے کی کوشش رہی۔

تعلیم و تربیت کی طرف جو جماعتوں میں ایک مستقل کام ہے۔ تنظیم کے ساتھ توجہ کی گئی۔ نیویارک شہر کی جماعت کی ہفتہ میں تین میٹنگز میں (اسباق قاعدہ قرآن کریم نماز۔ درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تقریروں کی مشق باقاعدہ رہی۔ تقریروں کی مشق میں متعلقہ ممبر کو مطالعہ کے ذریعہ اپنے علم کو بڑھانے میں بہت مدد ملی۔ ہفتہ کی ان تین میٹنگز کے علاوہ نماز جمعہ کا باقاعدہ انتظام رہا۔ اور نماز فجر باجماعت کے لئے ممبروں کی ایک تعداد روزانہ آتی رہی لجنہ اماء اللہ و خدام الاحمدیہ کی تنظیم بفضلہ تعالیٰ ترقی پر ہے۔ پٹس برگ کے قیام میں جماعت کی تنظیم اور خدام الاحمدیہ و لجنہ اماء اللہ کے مقاصد سمجھنے میں ممبران کی مدد کی گئی۔ ایک دن ممبران پٹس برگ کی ایک تعداد کے ساتھ برادرم مرزا منور احمدؐ صاحب مرحوم (جو ۱۹۴۸ء میں فریضۂ تبلیغ ادا کرتے ہوئے پٹس برگ میں شہید ہوئے تھے کے مزار پر گئے۔ اور مرحوم کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی گئی۔ مرحوم احمدیوں کے مخصوص قطعہ میں مدفون ہیں۔

کلیولینڈ تین ہفتہ کے قیام میں جماعت کی تنظیم کو مضبوط کرنے کی کوشش رہی۔ یہاں جماعت کے ممبران کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی مکرم سید عبدالرحمٰن صاحب کی رفاقت حاصل ہے۔ مکرم سید صاحب اور ممبران کی رضامندی سے تربیت کے لئے پروگرام بنایا۔ اور اس پر عمل شروع کیا گیا۔ سید عبدالرحمٰن صاحب ہفتہ میں ایک شام ممبران کو اسباق میں مدد دیتے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالےٰ۔

کلیولینڈ میں مختلف ممبران کے ہاں قیام کر کے انفرادی طور پر ان کی تعلیم میں مدد کی گئی۔ سید عبدالرحمٰن صاحب کے مکان پر بچوں کی تعلیم کے لئے پروگرام جاری رہا۔ اغیار کے سرکردہ لوگوں سے ملاقاتیں کی گئیں اور خصوصاً وہ جن کی حرکتیں تبلیغ اسلام میں روک بن رہی ہیں انہیں سمجھانے کی کوشش رہی۔

واشنگٹن کے دو دفعہ قیام میں مقامی جماعت کے ممبران سے ملاقات کے علاوہ اسباق میں ان کی مدد کی۔ یہ نئی جماعت برادرم چودھری خلیل احمد صاحب کی زیر نگرانی جلد جلد ترقی کر رہی ہے۔ اللّٰھم زدفزد۔

ان تمام مقامات نیویارک۔ پٹس برگ۔ کلیولینڈ میں خاص طور پر حضرت امیر المومنین المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ و اطلع شموس طالعہ کی تحریک چلہ دعا و روزہ کی اہمیت ذہن نشین کرائی گئی۔ چنانچہ ممبران کی ایک خاص تعداد نے باقاعدہ تہجد ادا کی۔ اور روزے رکھے۔

نیویارک جماعت کی تربیت میں اس سہ ماہی میں مکرم محترم چودھری ظفراللہ خاں صاحب نے خاص توجہ فرمائی۔ محترم موصوف اپنی مصروفیات میں سے وقت ملنے پر مشن سنٹر میں تشریف لاتے رہے۔ اور تعلیم اسلام سمجھنے و سیکھنے میں ممبران جماعت کی مدد کی۔ ایک موقعہ پر تمام ممبران کی دعوت طعام کر کے اسلامی اخوت کو مضبوط تر کیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

تبلیغ:۔ تبلیغ کے ذرائع بدلتے رہتے ہیں۔ اپنی ہفتہ کی میٹنگز میں مہمانوں کو ڈاک کے ذریعہ دعوت کے علاوہ ممبران کی ایک تعداد پبلک مقامات پر زبانی تبلیغ کرتی رہی۔ پمفلٹ کمیونزم اینڈ ڈیموکریسی کثیر تعداد میں بذریعہ ڈاک دستی تقسیم اور فروخت کیا گیا۔ اس کے علاوہ تین ہزار کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے۔ ایک اقتصادیات کے سکول کے لوگوں سے جہاں بغیر فیس کے بعض کلاسز ہوتی ہیں۔ ملاقات کا ذریعہ بنایا گیا۔ ایک کمیونٹی ہاؤس میں جو شہر کے ایک علاقہ کے لوگوں کے ملنے کا مقام ہوتا ہے۔ ایک دعوت پر اسلامی تعلیم بیان کرنے کا موقعہ ملا۔ یونائیٹڈ ورلڈ فیڈرلسٹ ایک تنظیم کی دعوت پر تین دفعہ اسکی میٹنگز میں جانے کا اتفاق ہوا۔ اور اسلامی سوشل تعلیم اور امن عالم کے متعلق قرآن کریم کی تعلیم بیان کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک اور تنظیم چرچ پیس یونین جہاں دنیا سے متعلق و فنی مسائل پر تقریریں ہوتی ہیں۔ ایک سیمی نار کی دو بحثوں میں شامل ہوا۔ ایک میں عیسائیت اور اسلام کی تعلیموں کے موازنہ کے سلسلہ میں ایک سیاسی پادری کی مزعومہ عیسائیت کی برتری کے تجزیہ کا موقع ملا۔ اور حاضرین پر اسلام کی تعلیم جس کے متعلق غلط فہمیاں ڈالی جارہی تھیں۔ واضح کرنے کی توفیق ملی۔ ایک پرائیویٹ لائبریری میں مختلف مذاہب کے لوگوں کو اسلام کی تعلیم سے آگاہ کرنے کا موقعہ ملا۔ چند طلباء بعد میں ہمارے مشن سنٹر میں آئے۔ کلیولینڈ میں سید عبدالرحمٰن صاحب کے سٹور پر کئی دفعہ تبلیغ کے مواقع ملے۔ لیک سیکس میں یو این کی کمیٹیوں میں آنے والے مختلف ممالک کے نمائندگان سے ملاقات ہوئی۔ اور تعارف کے ساتھ تبلیغ کے مواقع سے بھی فائدہ اٹھایا گیا۔ انٹرنیشنل ہاؤس۔ نیویارک یونیورسٹی۔ نیویارک شہر کے مختلف حصص۔ قریب کے قصبات سفر میں ہر قسم کے مواقع کو اسلام کے لئے مفید بنانے کی کوشش رہی۔ اللہ تعالےٰ اسے بہتر نتائج کے لئے دعا ہے۔ ۶ مئی نیویارک شہر میں یوم التبلیغ منایا جا رہا ہے۔ اس کے لئے تیاری جاری ہے۔

تقریریں:۔ نیویارک شہر کے قریب قصبہ جمیکا میں ایک چرچ کے نوجوانوں کے گروپ میں اسلامی عبادت سوشل زندگی اور سیرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر تقریر کا موقعہ ملا۔ اسی چرچ کے اجتماعی گروپ میں ان کے اسٹیج سے اسلام۔ مسلمانوں کی موجودہ حالت اور مستقبل پر تقریر کا موقعہ ملا۔ اس موقعہ پر پاکستان کے حالات کے متعلق فلم دکھائی گئی۔ اور بقیہ مسلم آبادی کے ممالک کے متعلق سوالات و جوابات بہت دلچسپ رہے۔

جماعت نیویارک کی دعوت قبول کرتے ہوئے مکرم محترم چودھری ظفراللہ خاں صاحب نے ایک خاص میٹنگ میں اہمیت عمل پر تقریر فرمائی۔ محترم موصوف نے ایک سوال کا خاص طور پر ذکر کیا۔ کہ مختلف مواقع پر اسلام کے متعلق گفتگو میں لوگ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اسلامی تعلیم تو اعلیٰ ہے۔ لیکن مسلمان عمل کیوں نہیں کرتے۔ اور فرمایا کہ اس کا جواب احمدی ہی دے سکتے ہیں۔ ایمان کے مطابق عمل اور مالی قربانیوں کی طرف جماعت کو خاص طور پر توجہ دلائی۔

نیویارک یونیورسٹی کی تین کلاسز میں تقریریں کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک سوشیالوجی کلاس دوسری ریلیجن اور تیسری سابقہ گرجو سٹوں کی ریفریشر کورس کلاس میں ان سب میں اوسط حاضری ایک صد کے قریب رہی۔ اسلامی تعلیم کے بہت سے پہلوؤں کی وضاحت کی توفیق ملی۔ تقریروں کے بعد سوالات کا لمبا سلسلہ جاری رہا۔ یونیورسٹی کے تین پروفیسروں کی دعوت پر ایک پرائیویٹ مجلس میں اسی تعلیم کے بیان کرنے کا ایک اور موقعہ ملا۔

جماعت کی تمام میٹنگز میں ایک تقریر کرنے کا پروگرام رہا۔ وقتی دوسرے موزوں موضوعوں پر تقاریر کی گئیں۔

چندہ جات:۔ جماعت نیویارک چندہ عام میں اس معیار پر پہنچ گئی ہے۔ کہ اس سہ ماہی میں ہر ماہ اس کا چندہ امریکہ کی دوسری جماعتوں سے زیادہ رہا۔ اللہ تعالیٰ اس معیار کو قائم رکھنے کی توفیق دے۔ چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں بقایا ادا کرنے کی کوشش جاری رہی۔ نئے سال کے وعدوں میں پہلی صف کی جماعتوں میں ہونے کی توفیق ملی۔ مقامی اخراجات مشن سنٹر کا کرایہ اور بجلی وغیرہ کے اخراجات جو ایک صد ڈالر ماہانہ کے قریب ہیں۔ مقامی جماعت کو ادا کرنے کی توفیق ملتی رہی۔

متفرق:۔ رسالہ مسن رائز کی اشاعت کو وسعت دینے کی کوشش کی گئی۔ رسالہ کے پروف پڑھے جاتے رہے۔ سلسلہ کی کتب زیادہ مقدار میں لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچانے کی کوشش کی جاتی رہی۔ جماعت کو انکارپوریٹ (رجسٹرڈ) کرانے کے سلسلہ میں وکیل سے مشورے کئے گئے۔ پاکستان و انڈیا کے چند غیر احمدی وغیر مسلم نوواردوں کی خرید سامان و سفر وغیرہ کے انتظامات میں مدد کی۔ کتاب دیباچہ قرآن کریم انگریزی کی اشاعت کے سلسلہ میں ایک پبلشنگ لائبریری کے افسران سے ملا۔ مریض ممبران کو ہاسپٹال ملنے گیا۔ اور ممبران جماعت کو بھی تاکید کی۔ دفتر مرکزی واشنگٹن میں جمع شدہ کام انجام دینے کے لئے دس دن واشنگٹن قیام رکھا۔ کشمیر کے معاملہ کے سلسلہ میں سیکورٹی کونسل کی میٹنگز میں بحث سنی اور پاکستانی دوستوں سے ملنے کے مواقع سے فائدہ اٹھایا گیا۔ ڈاک کو جو سب سے زیادہ وقت لیتی ہے پوری توجہ دی گئی۔ اس سہ ماہی میں چار صد کے قریب تربیتی و تبلیغی خطوط لکھے۔ میٹنگوں کے لئے اطلاعی خطوط ان کے علاوہ رہے۔ ہفتہ وار رپورٹیں باقاعدہ رہیں۔ بیرون امریکہ ڈاک کو ضروری وقت دیا گیا۔ ذاتی مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور روزمرہ کے لٹریچر کی طرف بھی ضروری توجہ دی جاتی رہی۔

یہ حقیر کوششیں کسی خاص ذکر کے قابل نہیں۔ ہماری خوش قسمتی ہوگی۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کی ستاری فرماتے ہوئے اس رنگ میں اپنا فضل نازل فرمائے۔ کہ ہم اپنے ہی وقت میں اپنے چاروں طرف اسلام ہی کے شیدائی دیکھ سکیں اور ہر زبان اللہ تعالےٰ ہی کی حمد میں مصروف ہو۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر آمین۔

احباب سے درخواست ہے۔ کہ امریکہ مشن کی شاندار کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس مشن کو اپنی غیر معمولی ذمہ داریوں کے صحیح طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ اور اسلام اور احمدیت کی موعود فتح جلد از جلد حاصل ہو۔ آمین۔

اطاعت یا آزادی

از نصیر الدین احمد صاحب مولوی فاضل۔ بی۔ ٹی۔ رکن مجلس علمی جامعۃ المبشرین

(۲)

گذشتہ اشاعت میں درج شدہ حوالہ (از ناول "جوٹ" مرقومہ دت بھارتی ملاا) کی بنیاد ان غلط نظریوں پر ہے:-

اوّل - یہی کہ انسان اپنی فطرت کے لحاظ سے کلیۃً آزاد ہے۔

دوم - یہ کہ تمام انسان ہر لحاظ سے برابر کا درجہ رکھتے ہیں - یہ دونوں نظریئے مشاہدہ کی رو سے بالبداہت باطل ہیں۔ لیکن مزید ثبوت کے لئے ذیل کے امور قابل غور ہیں

اوّل تو یہی کہ انسان کو اپنی عمر کے کسی حصہ میں کلی آزادی اور پورا اختیار نظر نہیں آتا جس سے ثابت ہے کہ محض آزادی اور مکمل اختیار اس کی فطرت میں داخل نہیں۔

دوم یہ کہ انسان اپنی عمر کے ہر حصّہ میں دوسروں کا محتاج ہوتا ہے اور جو دوسروں کا محتاج ہو اس کی مکمل آزادی ناممکن ہے۔

سوم :- یہ کہ کوئی دو آدمی اپنی رائے میں ہر لحاظ سے متفق نہیں ہو سکتے - ادھر انسان مجبور ہے کہ دوسروں سے مل کر کام کرے۔ لیکن اختلاف رائے اور مکمل آزادی کو قائم رکھتے ہوئے کوئی کام بھی سرانجام نہیں پا سکتا۔ پس اجتماعی کاموں میں اس مشکل کے حل کے لئے ضروری ہوا کہ کسی کام کے لئے کسی ایک کی رائے کو باقی سب کی رائے پر فوقیت دی جائے جس سے لازماً درجہ میں فرق پیدا ہوگا۔

چہارم - یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ ہر انسان سے غلطی سرزد ہوتی ہے اور پھر غلطی کرنے والا اکثر اپنی غلطی کا اعتراف بھی نہیں کرتا اور بسا اوقات سمجھتا بھی نہیں کہ وہ غلطی پر ہے - اور ایک کی غلطی دوسروں کے لئے بھی نقصان کا باعث ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک کو دوسروں سے واسطہ پڑتا ہے - لہٰذا فسادات اور مشکلات سے بچنے کے لئے کسی کو حاکم مقرر کرنے کی ضرورت پڑتی ہے جو یہ فیصلہ دے کہ کون غلطی پر ہے۔

ایک سوال :- یہاں ضمناً یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ جب ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہر ایک کسی نہ کسی رنگ میں دوسروں کا محتاج ہے اور ہر ایک اپنی ہی رائے کو درست جانتا ہے تو اس کا فیصلہ کیونکر ہو کہ وہ حاکم کون بنے۔ جس کی رائے دوسروں کے مقابل فوقیت رکھتی ہو؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر تو یہ فیصلہ کرنا کلیۃً ہمارے ہی اختیار میں ہوتا اور اس کے لئے ہمارے ہی جاری کردہ قوانین کافی ہوتے تو ہم کبھی بھی اس کا فیصلہ نہ کر سکتے۔ لیکن اس کی طرف بھی قدرت ایزدی نے خود ہی رہنمائی کر دی۔ اگر ہم اس کے مطابق چلتے جائیں تو کوئی دقت بھی پیش نہیں آتی۔ مثلاً بچہ کی ابتدائی حالت ہی ایسی ہوتی ہے کہ اس کے لئے سوائے والدین یا پرورش کرنے والوں کی اتباع کے چارہ ہی نہیں ہوتا اور ہمیں اس کی زندگی میں ایسی حد نظر نہیں آتی جب ہم یہ کہہ سکیں کہ اس کو اپنے بڑوں کی اتباع کی ضرورت نہیں رہی - اسی طرح یہ بعد میں آنے والی نسل کی مثال اپنے سے پہلی نسل کے مقابل ایک بچہ اور باپ کی سی ہوتی ہے - ہر پہلی نسل بعد میں آنے والی نسل کی راہنمائی کرتی ہے اور اس طبعی تقاضے کیساتھ انسانی ضابطہ مل کر اس بات کا بآسانی فیصلہ کر دیتا ہے کہ حاکم بننے کا مستحق کون ہے۔

سوال - یہاں پھر ایک سوال پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ کہ اگر اس فطرتی تقاضے کے مطابق بیٹا اپنے باپ کی اور بعد کی نسلیں پہلوں کی پوری پوری اتباع پر مجبور ہیں۔ تو ترقی کا دروازہ مسدود نظر آتا ہے۔ نہ ہم اسلاف کے غلط رواج کو ترک کر سکیں اور نہ کسی درست نظریہ کو رائج کر سکیں

اس کا آسان جواب تو یہی ہے کہ مشاہدہ ہمیں یہی بتاتا ہے کہ اب تک یہ دونوں تقاضے بھی پورے ہو رہے ہیں اور ترقی بھی متواتر ہو رہی ہے پس معلوم ہوا کہ اس کے علاوہ بعض اور حقائق بھی ہیں جو ہماری نظر سے اوجھل ہیں۔

انسان کا فطرتی تقاضا صرف اتباع کرنا ہی نہیں ہے بلکہ اس کے علاوہ اور بے شمار تقاضے بھی ہیں جو آپس میں باریک در باریک راہوں سے مربوط ہیں۔ ان میں سے ایک "قوت استنباط" کا استعمال بھی ہے۔ اور روحانی و جسمانی ہر دو نظام میں بعض طبعی قیود کے ساتھ اس کے استعمال کی نہ صرف اجازت بلکہ ترغیب دی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ جب بعض اور فطری اور طبعی تقاضے ملتے ہیں تو درجہ میں بڑا شخص دلائل اور استنباط سے ثابت شدہ امور کے مطابق فیصلہ دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

مثلاً اس میں کسے کلام ہے کہ ہر شخص چاہتا ہے کہ وہ دوسروں کی نگاہ میں سمجھدار اور معاملہ فہم سمجھا جائے اور اس وجہ سے وہ مجبور ہوتا ہے کہ جب ایک بات عقل اور دلیل سے ثابت ہو جائے۔ اور اس میں درست اور غلط کی وضاحت ہو جائے تو وہ اس درست اور ثابت شدہ بات کو مان لے اور اسی کے مطابق فیصلہ دے ...... اور بغیر معقول دلیل کے کسی بات کو رد نہ کرے۔ اور چونکہ ہر انسان فطرتاً نیک نامی چاہتا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی دلائل کی رو سے رد شدہ اور غلط نظریہ پر قائم بھی رہتا ہے تو وہ محض ضد، تعصب، حسد، بغض، دشمنی یا غصہ کی وجہ سے ایسا کرتا ہے اور اور جس شخص میں یہ باتیں پائی جائیں وہ طبعاً بڑے درجہ کا مستحق نہیں ہوتا۔ لہٰذا خود ہی حالات سے مجبور ہو کر اس سے معزول ہو جاتا ہے اور یاروں کی نظر سے عزت اور احترام کے مقام سے گر جاتا ہے۔ لیکن سمجھدار اور زیرک ہمیشہ اس صورت حال سے بچتا ہے۔

پس غلط نظریہ ہمیشہ اس وقت قائم ہوتا ہے جب کوئی اپنے خیالات کی بنیاد کسی امر کے صرف ایک پہلو یا چند پہلوؤں پر رکھتا ہے۔ اس لئے جب ہم انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر غور کرتے ہیں۔ اور اس سے متعلق مختلف امور کو یکجائی نظر سے دیکھتے ہیں تو ہمیں اس کی آزادی اختیار، پابندی، اور اتباع کی کیفیت کا صحیح اندازہ ہو جاتا ہے اور ہمیں صاف نظر آتا ہے۔ کہ حالات کے ساتھ کیفیات بھی بدلتی چلی جاتی ہیں۔ اگر ایک بچہ کی ابتدائی عمر کو دیکھا جائے تو نہ اس میں آزادی اور اختیار کا دخل نظر آتا ہے اور نہ اطاعت اور اتباع کا جذبہ لیکن شعور کے پیدا ہوتے ہی اس میں اتباع کی صلاحیت اور اطاعت کی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کی حرکات اور اس کے اشارے اور پھر اس کے الفاظ خود پوچھتے ہیں کہ وہ کیا کرے اور کس طرح کرے۔ پھر اس کا شعور اور بڑھتا ہے اور اس میں آزادی کی جھلک نمودار ہوتی ہے لیکن ابھی اس کے تمام لوازمات کا اس کے والدین کے زیر نگرانی رہنا اور اس کی حرکات کا ان کی مرضی کے مطابق ہونا ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ بسا اوقات بچہ ایسی چیز کی خواہش بھی کرتا ہے یا ایک ایسی بات پر ضد کرتا ہے جس میں اس کی جان تک تلف ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ مگر جب آہستہ آہستہ اس میں صحیح شعور اور اچھے برے کی تمیز ہو جاتی ہے۔ تو ادھر اسی قدر اس کے اختیار میں اضافہ ہو جاتا ہے اور والدین کے رویہ میں بھی خود بخود تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اور بعض امور میں وہ اسے بکلی آزاد چھوڑ دیتے ہیں۔ اس کے بعد جب وہ لڑکپن میں داخل ہوتا ہے تو اس میں استنباط کی استعداد پیدا ہوتی ہے جو اس کے بڑھنے کے ساتھ بڑھتی ہے اور جوان ہونے کے ساتھ ہی کھلتی کھولتی ہے جسے دیکھ کر والدین خوش ہوتے ہیں۔ اور اس کی پختگی کے لئے کوشاں رہتے ہیں - لیکن چونکہ امتداد زمانہ اور تجربہ کے بغیر عقل خام رہتی ہے۔ لہٰذا ابھی اسے والدین کی اور بڑوں کی رہنمائی کی شدید ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اپنے بڑوں سے تجربات کا علم حاصل کر کے اور ان کے ساتھ اپنے تازہ تجربات کو ملا کر نئے نئے استنباط کرتا اور پہلے سے زیادہ سلجھے ہوئے اصول مستنبط کرتا ہے جس سے والدین اور بزرگ اور بھی خوش ہوتے ہیں اور اس کی کوششوں کو سراہتے ہیں اور اس کی معقول باتوں کے مطابق فیصلہ دیتے ہیں۔ بایں ہمہ والدین اور بزرگوں کے قدرتی درجہ اور مرتبہ میں فرق نہیں آتا اور ہمیشہ قابل اطاعت ہی سمجھے جاتے ہیں۔ اور ان کا اس کی ترقیات میں روک بننا خود اس کی نافرمانی بے ادبی اور گستاخی کی بناء پر بطور شاذ کے ہوتا ہے۔

اور جب بیٹا میدان عمل میں اترتا ہے۔ اور اس پر خود اوروں کی نگرانی کی ذمہ واریاں پڑ جاتی ہیں۔ اس وقت اس کی اپنی عادات و اطوار اور اس کے خیالات اس قدر پختہ ہو چکے ہوتے ہیں کہ ان کو تبدیل کرنا محال ہو جاتا ہے۔ لیکن والدین کا مشورہ اب بھی اس کے لئے مشعل راہ ہوتا ہے اور پھر وہ وقت بھی آ جاتا ہے جب یہ خود اپنی اولاد کی ترقیات کے لئے کوشاں اور انکو مختلف مراحل طے کرتے ہوئے دیکھ کر خوش ہوتا نظر آتا ہے۔ جبکہ وہ خود بسا اوقات بڑوں کے مشورہ سے بھی محروم ہو چکا ہوتا ہے

بالکل اسی طرح سے پہلی نسلیں بعد کی نسلوں کی پرورش اور تربیت کرتی ہیں اور اپنے بعد بہتر اور زیادہ ترقی یافتہ آثار چھوڑ کر جانا چاہتی ہیں۔

اسی طرح گھریلو امور میاں اور بیوی دونوں کے اتفاق کے بغیر سرانجام نہیں پا سکتے۔ لفظ "اتفاق" میں کسی بات پر ایک جگہ اکٹھا ہونے کا تخیل پایا جاتا ہے لیکن اختلاف رائے سے پیش آمدہ مشکلات کے ازالہ کے لئے اور تمام معاملات کو مل کر خاص لائنوں اور اصولوں کے مطابق سرانجام دینے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایک کا مرتبہ اور درجہ دوسرے سے بڑا ہو اور قدرت نے جیسے باپ کو بیٹے سے بڑا درجہ دیا ہے اسی طرح خاوند کو بیوی سے اوپر مقام دیا ہے۔ اور جو ان دونوں کو مرتبہ اور درجہ کے لحاظ سے ایک ہی سطح پر کھڑا دیکھنا چاہتے ہیں وہ گھریلو زندگی کو سکون اور اطمینان سے خالی کرنے کے درپے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ محض اطاعت یا محض آزادی کے تصور پر اپنے خیالات کی بنیاد کو قائم کرنا غلطی ہے اور فساد اور رقابت سے اجتناب کے لئے ان دونوں کو خاص تناسب سے ترکیب دے کر استعمال میں لانا ہی اصل طریق ہے

(باقی پھر)

احرار کی دھوکہ دہی ایک تازہ مثال

احمدیہ جماعت کی طرف جھوٹا اشتہار منسوب کیا گیا

(از مکرم ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب آف کوردوال)

(۲)

دوسرے نمبر پر معترض نے جو عبارت پیش کی ہے وہ یہ ہے

"رأیتنی فی المنام عین اللہ و تیقنت اننی ھو۔ میں نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا۔ کہ میں خود خدا ہوں۔ اور میں نے اس کا یقین کر لیا۔ کہ بے شک میں وہی ہوں۔"

اس عبارت کے ساتھ حوالہ   درج نہیں کیا گیا بہر حال ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رؤیا ہے۔ اور حضور نے اسے آئینہ کمالات اسلام میں درج فرمایا ہے۔

اس حوالہ کا نہ درج کرنا بھی روز روشن کی طرح واضح کر رہا ہے کہ معترض کو اصل کتاب پڑھنے کی توفیق نہیں ملی۔ اور اسی طرح دوسرے معترضین کی کتب سے نقل کر دی ہے۔

مخالفین کا استدلال اس سے یہی ہوتا ہے کہ گویا یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ الوہیت ہے اور یہی مفہوم اس عبارت کے اندراج سے معترض کا ہو سکتا ہے۔ اب یہاں چند امور غور طلب ہیں۔

(۱) آیا خواب اور کشف کبھی تعبیر طلب نہیں ہوتے اور جو کچھ خواب میں دیکھا جائے۔ ظاہر طور پر بھی اس سے یہی مراد ہوتی ہے

(۲) اگر ایسا ہی ہوتا ہے۔ تو پھر علم تعبیر الرویاء کا کیا مفہوم ہے۔

(۳) اگر تعبیر نہ کی جائے۔ تو حضرت یوسف علیہ السلام کا مندرجہ ذیل خواب (نعوذ باللہ) آپ پر شرک کا الزام عائد کرے گا۔

انی رأیت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رأیتھم لی ساجدین (یوسف ع)

یعنی میں نے گیارہ ستاروں۔ سورج اور چاند کو دیکھا کہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ الم تر ان اللہ یسجد لہ من فی السموات و من فی الارض والشمس والقمر والنجوم (الحج ع) یعنی سورج چاند ستارے اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہیں اللہ تعالیٰ کو ہی سجدہ کرتے ہیں۔ اب اگر یہاں ظاہری مفہوم مراد لیا جائے تو حضرت یوسف پر خدا تعالیٰ کا شریک ہونا لازم آتا ہے۔ کیونکہ سجدہ صرف ذات باری تعالیٰ کو روا ہے۔ لیکن ہمارے معترضین یہاں تعبیر کرتے ہیں اور ظاہر معانی پر اس کو محمول نہیں کرتے۔

(۴) معترض نے دانستہ طور پر وہ عبارت ترک کر دی ہے۔ جو اس کے اعتراض کو دور کرنے کے لئے کافی تھی حضور مسیح موعودؑ مندرجہ بالا کشف کے درج کرنے کے بعد آخر میں فرماتے ہیں۔ وما نعنی بھذہ الواقعۃ کما یعنی فی کتب اصحاب وحدۃ الوجود وما نعنی بذالک ما ھو مذھب الحلولیین بل ھذہ الواقعۃ توافق حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعنی بذالک حدیث البخاری فی بیان مرتبۃ قرب النوافل لعباد اللہ الصالحین

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۶)

ترجمہ:۔ اور اس سے وحدت وجودی لوگوں والا عقیدہ یا نصاریٰ کا حلول والا عقیدہ نہیں۔ بلکہ یہ واقعہ صحیح بخاری کی اس حدیث کے مطابق ہے۔ جس میں نوافل کے ذریعہ سے حاصل ہونے والے مرتبہ قرب کا ذکر ہے۔

پس حضور کی اس تشریح کو عملاً اور دانستہ طور پر درج نہ کرنا صاف طور پر معترض کی بد دیانتی کو ظاہر کر رہا ہے۔ کیونکہ اس عبارت کی موجودگی کی وجہ سے وہ اعتراض ہی دفع ہو جاتا تھا۔ جو معترض نے پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔

(۵) علم التعبیر کی مشہور کتاب تعطیر الانام میں درج ہے۔ من رای فی المنام کانہ صار الحق سبحانہ و تعالیٰ۔ اھتدی الی صراط المستقیم۔ کہ جو شخص خواب میں دیکھے کہ وہ خدا ہو گیا ہے۔ اس کی تعبیر یہ ہو گی۔ کہ وہ سیدھے راستے پر قائم ہے یہ کتاب جماعت احمدیہ کی بنائی ہوئی نہیں اور نہ ہی چودھویں صدی کے احمدیوں کے زمانہ کی طبع شدہ ہے۔ بلکہ یہ آج سے چھ صد سال قبل کی مشہور کتاب ہے۔ جسے اکثر علماء جانتے ہیں۔ پس اس تعبیر کی رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ماموریت کا مقام واضح ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہدایت کی آخری منزل یعنی "نبوت" تک پہنچایا۔

(۶) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہزاروں تحریرات سے ظاہر ہے۔ کہ آپ توحید و تفرید کے قائل تھے۔ اور محکمات کو ترک کرنا انہیں لوگوں کا شیوہ ہے۔ جو کج رو ہوں۔ مثلاً حضور فرماتے ہیں

(۱) تمام دنیا کا وہی خدا ہے جس نے میرے پر وحی نازل کی۔ جس نے میرے لئے زبردست نشان دکھلائے۔ جس نے مجھے اس زمانہ کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ جو شخص اس پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار ہے" (کشتی نوح صفحہ ۱۸)

(۲) "خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو" (الوصیت صفحہ ۹)

پس اس الہام کا مفہوم یہی ہے۔ کہ آسمانی اور زمینی تائیدات آپ کے شامل حال ہوں گی۔

(۷) یہ اعتراض نیا نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کے وقت بھی مخالفین نے اسے شائع کیا۔ جس کے جواب میں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"اس کشف پر نادان مولویوں نے شور مچایا۔ کہ دیکھو اب اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے۔ حالانکہ اس کشف سے یہ مطلب تھا۔ کہ خدا میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کرے گا۔ کہ گویا آسمان اور زمین نئے ہو جائیں گے۔ اور حقیقی انسان پیدا ہوں گے"

(چشمہ مسیحی حاشیہ صفحہ ۲۵)

(۸) معترض کو شاید پتہ نہ ہو کہ شرح فتوح الغیب صفحہ ۳۹۰ پر لکھا ہے

"دریں کلام تنبیہ است۔ بر منع از مبادرت بر انکار بر افعال و اقوال اہل تحقیق و ارباب احوال۔ اگرچہ بظاہر در فہم نیاید و منکر نماند و وجوب توقف و سکوت تسلیم در آں و توجیہ و تاویل و تطبیق آں بظاہر شریعت زیرا کہ ایشاں را دراں نیات و مقاصد است کہ از نظر عوام پنہاں است"

یعنی اولیاء اللہ کی جو باتیں تمہیں بظاہر خلاف شریعت نظر آئیں۔ تم ان کے انکار میں جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور حتی الوسع ان میں تطبیق دو۔ ممکن ہے کہ جسے تم خلاف شریعت سمجھتے ہو۔ وہ عین شریعت ہو۔ کیونکہ ان لوگوں کے پیش نظر ایسے مطالب ہوتے ہیں کہ عام لوگ ان تک نہیں پہنچ سکتے۔ پس انکار میں جلدی مت کرو۔ اور اعتراض کرنے وقت غور کر لیا کرو۔ تا ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔

اس کے بعد معترض نے ایک بہت ہی بڑا جھوٹ بولا ہے۔ اور اس کے اس بیان کی حقیقت جو اس نے قسم کھا کر بیان کی ہے۔ واضح ہو جاتی ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ

"حضور ہلال تھے اور میں بدر ہوں"

(خطبہ الہامیہ ملخصاً صفحہ ۱۸۰ تا صفحہ ۱۸۴)

اس الہام کے درج کرنے سے اس کا مقصد ظاہر کرنا ہے۔ کہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے۔ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ایسی تحریرات ہیں۔ جن سے وہ محبت ظاہر ہوتی ہے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات سے آپ کو ہے۔ مگر دشمن کی کوشش یہی ہے کہ حضور کی عبارتوں کو بدل کر اور غلط مفہوم پیش کرے۔ افسوس اس احراری ذہنیت پر خطبہ الہامیہ سارا پڑھ لیجئے۔ آپ کو یہ عبارت کہیں نظر نہیں آئے گی۔ بلکہ حضور تو فرماتے ہیں

وکان الاسلام بدا کالھلال وکان قدر انہ سیکون بدرا فی آخر الزمان یعنی اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا۔ اور مقدر تھا کہ انجام کار بدر بن جائے۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۴)

ناظرین آپ دیکھیں۔ کہ اس تحریف میں معترض نے یہودیوں کے بھی کان کتر دیئے۔ حضور تو فرماتے ہیں کہ اسلام اپنی ابتدائی حالت میں ایک ہلال کی مانند تھا۔ لیکن مقصد تھا۔ کہ وہ وقت آ جائے۔ کہ اسلام اتنے دلائل اور روشن نشانات کا حامل ہو جائے کہ اس کی حقانیت دنیا پر اس طرح واضح ہو جائے جس طرح بلا دقت بدر درخشاں نظر آتا ہے۔ اسی طرح اسلام پر وہ وقت آ رہا ہے۔ جب اس کو بدر بننا ہے۔ مگر قربان جائیے ان احراری ذہنیت رکھنے والے جھوٹے انسانوں پر۔ کہ مضمون یہ بنا دیا کہ گویا آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر اپنے کو دکھا کر خود کو بدر اور حضور کو ہلال قرار دیا ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

حضور مسیح موعود علیہ السلام تو فرماتے ہیں سے

(۱) سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

(۲) حضرت مسیح موعودؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزاروں ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی طور پر محبت کی۔ اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے۔" (حقیقۃ الوحی)

(۳) اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعوت کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں بلکہ ذریّت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے۔ اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اسی کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں۔ اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہونگے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی۔ اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اسی کے نور سے ملی ہے۔ اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں۔ اسی بزرگ نبی کے ذریعہ ہمیں میسر آیا ہے۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے۔ اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس مقابل پر کھڑے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵-۱۱۶)

(۵) "میں ہمیشہ سچا اور سچوں کا سردار ہے ...... اس کے غلاموں اور خادموں میں سے ایک میں ہوں۔ جس سے خدا مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے۔ اور جس پر خدا کے غیبوں اور نشانوں کا دروازہ کھولا گیا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷۶)

(۶) معترض کہتا ہے کہ آپ نے اپنے کو بحیثیت بدر اور آنحضرت صلعم کو بصورت ہلال پیش کیا ہے لیکن آپ تو فرماتے ہیں

مصطفیٰ مہر درخشانِ خدا است
بعد ازو ش لعنت ارض وسما است

(۷) ایں چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ زبحر کمالِ محمدؐ است
ایں آتشم ز آتش مہرِ محمدؐی است
دیں آبِ من ز آبِ زلالِ محمدؐ است

بس ایک حقیقت بین انسان کے لئے یہی کافی ہے کہ جس انسان کے دل میں آنحضرت کا احترام ہو۔ جبکے مقابل پر وہ اپنے آپ ایک خادم اور غلام کی حیثیت میں پیش کرے۔ ایک سمندر کے مقابل میں اپنے کو محض ایک قطرہ سمجھے اور اپنے آپ کو ایک شاگرد کی صورت میں پیش کرے اور انہیں استاد جیسے کہ حضور فرماتے ہیں سے

دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ

پھر فرماتے ہیں۔ والنسبۃ بینی وبینہ کنسبۃ من علم وتعلم (خطبہ الہامیہ صفحہ ۔۔)

کہ مجھ میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں شاگرد اور استاد کی نسبت ہے۔ وہ میرے استاد ہیں اور میں ان کا شاگرد ہوں۔ لیس ایسے شخص کی نسبت یہ غلط فہمی پھیلانا کہ حضور اپنے آپ کو آنحضرت سے افضل سمجھتے ہیں۔ بدترین الزام اور اتہام ہے۔

اسی کتاب خطبہ الہامیہ میں جس سے معترض نے اپنی مطلب برآری کی عبث کوشش کی ہے۔ حضور نے فرمایا ہے۔

"میں ختم ولایت کے مقام پر ہوں جیسے کہ میرے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم نبوت کے مرتبہ پر ہیں۔ وہ خاتم الانبیاء ہیں۔ اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔" صفحہ ۳۵

مجالس انصار اللہ کے عہدداران کا تقرر

مندرجہ ذیل جماعتوں میں مجالس انصار اللہ کے عہدداران کا تقرر منظور کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت اُن کے فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(۱) مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ منٹگمری

زعیم: مرزا احمد بیگ صاحب پنشنر انکم ٹیکس افسر
مہتمم تعلیم وتربیت: میاں عظیم اللہ صاحب
" مال: ملک نذیر احمد خان صاحب
" عمومی: شیخ فیض احمد صاحب

(۲) صدر مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ پشاور

زعیم اعلیٰ: جناب شمس الدین خان صاحب ہیڈ کلرک دفتر پولیٹیکل ایجنٹ خیبر ایجنسی
مہتمم اعلیٰ عمومی: محمد خان صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری پی ڈبلیو ڈی۔
" تعلیم وتربیت: عبدالوکیل صاحب صراف بازار مسگراں شہر
" تبلیغ: محمد الطاف خان صاحب ہیڈ کلرک سنٹرل سرکل پشاور
" " مال: مرزا عبدالمجید صاحب سپرنٹنڈنٹ جی۔ ٹی پشاور

نوٹ:۔ زعیم صاحب اعلیٰ مہربانی کرکے بہت جلد جملہ حلقہ جات پشاور میں مجالس انصار اللہ قائم کرا کے ان کے عہدہ داران کا انتخاب کرائیں۔ اور مرکز میں اطلاع بھجوائیں۔

(۳) مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ چنیوٹ

زعیم: صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ
مہتمم عمومی: چوہدری غلام رسول صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ
" مال: شیخ محمد حسین صاحب پنشنر محلہ گڑھا
" تبلیغ: ماسٹر ضیاء الدین صاحب بی اے
" تعلیم وتربیت: ماسٹر سعد اللہ خان صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

(۴) مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ لائلپور

زعیم ومہتمم عمومی: چوہدری غلام حسین صاحب اوورسیئر ۲/۲۔ منٹگمری بازار
مہتمم مال: شیخ محمد یوسف صاحب سوداگر چرم گول امین پور
" تبلیغ: شیخ محمد عبد اللہ صاحب مالک کلاتھ ہاؤس ریل بازار
" تعلیم وتربیت: مرزا اسلم حیات جگ صاحب ہیڈ اکونٹنٹ

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوایا کریں

ضروری اعلان برائے ملاقات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

"حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز احباب کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بغیر پہلے سے منظوری حاصل کرنے کے کوئی ملاقات نہیں ہو سکتی۔ حضور نے فرمایا ہے کہ ایک شخص جو ایک ماہ سے بخار میں مبتلا ہے سلسلہ کا کام بھی اس حالت میں بھی اسے کرنا پڑتا ہے۔ وہ ملاقاتیں کس طرح کر سکتا ہے۔ یہ ظلم ہی نہیں قتل کے مترادف ہے۔ مگر جماعت اس سے گریز نہیں کرتی"

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

تعلیم الاسلام کالج میں داخلے کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

"ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے تو کمزوری ایمان کا تقاضا کرتا ہے۔ بلکہ میں کہوں گا کہ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان (حال لاہور) بھیج سکے۔ خواہ اس کے گھر میں کالج ہو۔ اگر وہ نہیں بھیجتا اور اپنے ہی شہر میں تعلیم دلواتا ہے تو وہ بھی کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے" (الفضل ۲۰ مئی ۱۹۴۴ء)

نوٹ:۔ (۱) فسٹ ایر ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس۔ سی (تمام مضامین) کا داخلہ ۴ جون سے شروع ہو کر ۱۴ جون تک رہے گا۔ کالج پراسپکٹس کالج کے دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے یا خط لکھ کر منگوایا جا سکتا ہے۔ یہ افواہ غلط ہے کہ کالج لاہور سے منتقل ہو رہا ہے۔

تعلیم الاسلام کالج لاہور

احرار کا افترا

ایک ہزار روپیہ انعام اگر ان کا دعوےٰ درست ثابت ہو

احرار کے یوم تشکر کے موقعہ پر احسان احمد شجاع آبادی نے ایک تقریر کی ہے۔ اور وہ روزنامہ "دیہہ" مورخہ ۲۸ مئی میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں شجاع آبادی صاحب نے بیان کیا ہے۔ کہ باؤنڈری کمیشن کے سامنے جو میمورنڈم احمدیہ جماعت کی طرف سے پیش ہوا ہے۔ اس میں ایر کموڈور جنجوعہ اور بریگیڈیر لطیف کے نام بھی شامل ہیں۔ میں بحیثیت جماعت کے ذمہ وار رکن کے اعلان کرتا ہوں کہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ نہ ایر کموڈور جنجوعہ اور نہ بریگیڈیر لطیف احمدی ہی تھے۔ اور نہ کبھی احمدی جماعت میں شامل ہونے کی انہوں نے درخواست کی۔

ہوائی جہاز کے محکمہ میں کوئی احمدی جنجوعہ ہمارے علم میں ہی نہیں ہے۔ باؤنڈری کمیشن میں دو احمدی جنجوعہ کا نام ہے۔ مگر وہ دونوں پیادہ فوج میں تھے نہ کہ ہوائی فوج کے محکمہ میں اور دونوں کیپٹن تھے۔ جو اب تک زیادہ سے زیادہ میجر ہو سکتے تھے۔ اور ایر کموڈور بریگیڈیر کے عہدہ کا ہوتا ہے۔ پیادہ فوج کے افسر کو ہوائی جہاز کا افسر قرار دینا احراری علماء کے ہی شایان شان ہے۔

لطیف نام کے دو افسروں کا ذکر میمورنڈم میں ہے۔ ایک ان میں سے اس وقت میجر تھے۔ ہمارے علم میں وہ اس وقت ریٹائر ہو چکے ہیں۔ لیکن اگر وہ فوج میں ہوتے بھی تو زیادہ سے زیادہ لفٹنٹ کرنل ہوتے۔ بریگیڈیر ہو ہی نہ سکتے۔ جو لطیف صاحب گرفتار ہوئے ہیں وہ ہندوستان کے رہنے والے ہیں اور کبھی احمدی نہیں ہوئے جو ان دونوں افسروں کو احمدی کہتا ہے ہم اسے کہتے ہیں لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ وہ مجرم ہیں یا نہیں اس کا فیصلہ عدالت کرے گی۔ ہم اس بارہ میں کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے۔ اور اس قسم کی رائے ظاہر کرنے کو جرم سمجھتے ہیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

حلقہ اسلامیہ پارک لاہور میں جلسہ

احباب کو جیسا کہ معلوم ہے کہ مورخہ ۲۷ مئی کو حلقہ اسلامیہ پارک میں جلسہ منعقد ہونے والا تھا۔ جس میں "پاکستان کی اقتصادی ترقی" کے موضوع پر پروفیسر فیض الرحمٰن صاحب فیضی کی تقریر تھی۔ مگر یہ جلسہ چند وجوہ کی بناء پر نہ ہو سکا۔ اب یہ جلسہ یکم جون بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز مغرب مسجد احمدیہ حلقہ میں ہوگا۔ احباب جماعت سے التماس شمولیت کی جاتی ہے۔

زعیم خدام الاحمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور

درخواستہائے دعا

(۱) شیخ نذیر احمد صاحب سیالکوٹی برادر شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ سید احمد حسین

(۲) مکرم میر ذکاء اللہ صاحب کی لڑکی امۃ الکریم چودہ روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ شدید بیمار ہے۔ اور لڑکی کی جسمانی حالت دن بدن سخت کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ جس سے والدین کو

(۳) سخت پریشان ہیں۔ وہ احباب سے دعا درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے بچی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

کمپنی کو بند کر دینے کی صورت میں تربیت یافتہ عملہ کا سوال

کمپنی کو بند کر دینے کی ایرانی کوشش کامیاب ہو جانے کی صورت میں جہاں ایران کے لئے اس کے اقتصادی نتائج پر بار بار زور دیا جا رہا ہے اور اس امر کے متعلق قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں کہ اس صورت میں اگر تیل کا کام بالکل بند کر دیا گیا تو ... تو اتنی قلیل مدت میں ایران پوری طرح تربیت یافتہ ضروری عملہ کہاں سے مہیا کرے گا؟

معاہدہ کی دفعہ ۱۶ میں دونوں فریق نے ہر سال غیر ایرانی عملہ کی تعداد کو کم کرتے رہنے کے متعلق ایک منصوبہ مرتب کیا تھا کہ کم از کم عرصہ میں ان کی جگہ ایرانی باشندے لے سکیں۔

کمپنی نے تیل کی صنعت کی تربیت کے لئے ہر سال ایرانی باشندوں کو برطانیہ روانہ کرنے کے لئے دس ہزار پونڈ سالانہ کی رقم بھی منظور کی تھی۔ کمپنی کی امداد کے بغیر اور اس کی قطعی وضاحت کے بعد کہ برطانیہ کی جگہ امریکی ٹکنیکی امداد دستیاب نہیں ہو سکے گی۔ یہ سوال کیا جا رہا ہے کہ ضروری ٹکنیکی امداد اور اپنے عملہ کی تربیت کے لئے ایران کہاں رجوع کرے گا؟

نیویارک کے ایک مراسلہ میں مشہور تبصرہ نگار اور ناشر ایڈیٹر کوک نے بتایا ہے کہ امریکی رائے اس حقیقت سے شدت کے ساتھ متاثر ہوئی ہے کہ ایرانی اقتصادی نظام میں گڑبڑی ملک کو تو وہ جماعت کے رحم و کرم پر چھوڑ دیگی جس کے بعد مغربی اتحاد کا مشرق وسطیٰ میں سب سے قابل اعتبار حلیف ترکی کو اپنے مغرب اور اور شمال میں اشتراکی ماتحت ممالک اور اپنی مشرقی سرحد پر ایک اشتراکی ماتحت ممالک اور اپنی شرقی سرحد پر ایک اشتراکی قوم سے دوچار ہونا پڑے گا۔ (استار)

مفتی اعظم پاکستانی باشندے نہیں ہیں

دمشق ۳۱ مئی فلسطین کے مفتی اعظم حاج امین الحسینی نے یہاں اسٹار سے ایک ملاقات کے دوران میں اس کی تردید کی کہ انہوں نے پاکستانی قومیت اختیار کر لی ہے۔

انہوں نے کہا۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ کچھ غلط فہمی ہو گئی ہے۔ پاکستان کے دوران قیام میں کراچی لاہور اور جن دوسرے شہروں میں میں گیا وہاں کے اعزازی شہری کے لقب سے میری عزت افزائی کی گئی۔ اس کا غلطی سے یہ مطلب سمجھ لیا گیا کہ میں نے پاکستانی قومیت اختیار کر لی ہے۔ یہ خبر بھی غلط ہے کہ مجھے پاکستان میں کسی عہدہ پر مامور کیا گیا ہے۔ (استار)

ایک صدی قبل برطانیہ کی رہائش

لنڈن ۳۱ مئی۔ انگلستان میں ۱۸۵۱ء میں رہائشی حالات کے متعلق ایک دلچسپ کتاب یہاں ابھی شائع ہوئی ہے۔ اس زمانہ میں کوئنگ بھیل ایک پینی میں تین چار ملتی تھیں۔ ایک پاؤنڈ انگوروں کی قیمت دو پنس تھی اور ایک پنی میں آٹھ ناشپاتیاں ملتی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی اس زمانہ کی اجرتوں کا بھی خاکہ دیا گیا ہے۔ مکانوں کے رنگ کرنے والوں کو ۵ اشلنگ ہفتہ وار اجرت ملتی تھی۔ پادریوں کی آمدنی ۷۰ پاؤنڈ سالانہ تھی اور اکاؤنٹنٹ بھی قریب قریب اتنی ہی رقم کماتے تھے۔ (استار)

فلسطینی عرب دعووں کی تحقیقات کی جا رہی ہے

لنڈن ۳۱ مئی۔ خزانہ۔ امور خارجہ اور نو آبادیات کی وزارتوں کے افسروں پر مشتمل ایک خصوصی کمیشن حیفہ میں فلسطین کی سابق انتدابی حکومت کے خلاف فلسطینی عربوں کے دعووں کی تحقیقات کر رہا ہے۔ اس سے قبل یہ اطلاع آئی تھی کہ لنڈن کے عرب حلقوں کے بیان کے مطابق ایسے تمام دعووں کا مسئلہ ۵ امئی تک طے ہو جائے گا۔

انہی حلقوں نے بتایا ہے کہ اب بھی اس کا امکان موجود ہے۔ کہ اگر یکم جون سے پہلے پہلے مزید دعوے کئے جائیں تو ان پر بھی غور کیا جائیگا۔ اس اثنا میں فلسطینی عرب وکیل مسٹر جمال نصیبہ نے فلسطینیوں کو ہدایت کی ہے کہ اس تاریخ سے قبل وہ اپنے تمام دعوے کمیشن کے سامنے پیش کر دیں۔ (استار)